اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین ....

رمضان المبارک خیر وبرکت کا مہینہ آیا اور گزر گیا، اس خیر وبرکت کے مہینے کے اختتام پر عید الفطر کے چاند کی رویت کا مسئلہ ایک بار پھر موضوع سخن بنا، اور کئی اداروں، ایجنسیوں اور افراد نے اخبارات و جرائد میں یہ کہنا اور لکھنا شروع کر دیا کہ عید ہفتہ کو ہوگی، جبکہ علم الفلکیات کے ماہر جناب خالد اعجاز مفتی صاحب اور دیگر کئی ماہرین نے پیشین گوئی کی کہ عید تیس روزوں کے مکمل ہونے پر اتوار ہی کو ہوگی۔

صوبہ سرحد او بلوچستان جہاں متحدہ مجلس عمل کی حکومتیں ہیں وہاں عید کے موقع پر اس بار بھی اتحاد منتشر رہا اور عمل خلافِ جمہور ہوا۔ خود متحدہ مجلس عمل کی قیادت کے انتخابی حلقوں میں جمعہ ہفتہ اور اتوار کی عیدیں ہوئیں۔ اور مجلس عمل کے علماء اس دینی مسئلہ پر باہم مختلف ہوگئے۔ سن ۲۰۰۴ میں جب متحدہ مجلس عمل کی سرحد اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی اور اس کے معزز چیئرمین صاحب کی توہین پر مبنی قرارداو پاس کی تھی تو ہم نے اس پر، پرزور احتجاجی اداریہ لکھا تھا، جس کی چند باتیں نشر مکرر کے طور پر پیش خدمت ہیں۔ ہم نے لکھا تھا کہ:

> "------- ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کے اکثریتی اہل علم طبقہ کے نزدیک مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی کا وجود باعث خیر ہے اس کو برقرار رہنا چاہئے اور اسے مزید جدید وسائل مہیا کئے جانے چاہیں تاکہ وہ رویت ہلال کا صحیح اعلان کرکے پاکستان میں چاند کے مسئلہ میں یکجہتی، اتحاد اور یگانگت کو قائم رکھ سکے۔ مرکزی رویت ہلال کمیٹی ملکی یکجہتی کی ایک علامت ہے اور اس کی

خدمات بلاشبہ قابل قدر ہیں ۔ ہاں البتہ اس میں سیاسی سے زیادہ علمی شخصیات کو شامل کیا جانا چاہئے اور کمیٹی کی جب بھی تشکیلِ نو ہو اس میں مزید سکہ بند قسم کے ایسے جید علماء کرام کو شامل کیا جانا چاہئے جو کسی لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر اپنا فرض شرعی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ادا کرسکیں۔ حکومتی کارندوں بشمول وزارء کو رویت ہلال کمیٹی کے معاملات میں مداخلت سے باز رہنا چاہئے، سرحد اسمبلی کو اپنی قرارداد واپس لینی چاہئے، متحدہ مجلسِ عمل کو اس سلسلہ میں خصوصی کردار ادا کرنا چاہئے، سرحد اسمبلی کی قرارداد سے رویت ہلال کمیٹی کی جو توہین ہوئی ہے وہ دراصل کمیٹی کے اراکین (معزز علماء کرام) کی توہین ہے جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے اکثر اراکین و چیئرمین ملک کے نامور علماء کرام ہیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں اپنا ایک مقام رکھتے ہیں، اور اپنے اپنے حلقہ اثر کی نمائندگی کرتے ہیں، حکومتیں بوقتِ ضرورت انہی علماء کرام سے امن و آشتی کی بھیک مانگتی ہیں اور انہی کے ذریعہ لوگوں میں اثر ورسوخ حاصل کرتی ہیں، چنانچہ مرکزی حکومت کا فرض ہے کہ وہ سرحد اسمبلی کی قراداد واپس کرانے میں اپنا خصوصی اثر ورسوخ استعمال کرے، متحدہ مجلسِ عمل کی قیادت کو بھی اس سلسلہ میں کسی مصلحت و منفعتِ ذاتی سے بالاتر ہوکر علماء کے وقار اور مسلمہ شرعی اصولوں کی برتری کی خاطر اس قرارداد کو واپس کرانا چاہئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ہمیں افسوس ہے کہ قرارداد واپس ہونے کی بجائے گزشتہ دو تین برس سے اس پر عمل درآمد کی یہ صورت ہوئی ہے کہ متحدہ مجلس عمل کے دو اکثریتی اور حکومتی صوبوں میں مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کے برعکس جمعہ اور ہفتہ کو عید منائی گئی نہ صرف وہاں بلکہ ملک کے دیگر بعض حصوں اور کراچی جیسے بڑے شہر میں جہاں سرحد اور بلوچستان کے لوگ اپنی مخصوص

☆ بیع ملامسہ: بائع یا مشتری کہے کہ اگر میں نے تجھے یا تیرے کپڑے کو چھولیا تو ہمارے درمیان بیع ہوگی ☆

کالونیوں میں آباد ہیں وہاں بھی عید جمعہ اور ہفتہ کو منائی گئی۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ جن علاقوں میں رؤیت ہلال کمیتی کے فیصلہ کے برعکس عید منائی گئی وہاں رویت ہلال کی کوئی شرعی شہادت موجود نہیں تھی، صرف کمیٹی کی مخالفت اور سعودی عرب (کے حکمرانوں) سے (مفاداتی) عقیدت کا جذبہ کارفرما تھا۔

ایسی صورت میں جب کہ مرکزی حکومت نے رویت ہلال کمیٹی کی اتھارٹی کو قائم کرنے اور اس کے فیصلوں کے نفاذ کے سلسلہ میں کوئی دلچسپی نہ لی ہو چیئرمین رویت ہلال کمیٹی کے اپنی بے بسی پر چیخنے چلانے اور ٹی وی چینلز پر شور مچانے کے باوجود حکومت نے کوئی نوٹس نہ لیا ہو، رویت ہلال کمیٹی کے حق میں کوئی آرڈی ننیس جاری کرنا تو کجا اس کی حمایت میں کوئی سرکاری بیان تک نہ دیا ہو، علماء کی قائم کردہ متحدہ مجلس عمل، اور حزبِ اختلاف نے تعاون کی بجائے مخالفت ہی کی ریت کو اپنایا ہو، رویت ہلال کمیٹی کے اراکین کے سامنے ایک ہی آپشن رہ جاتا ہے اور وہ یہ کہ چیئرمین اور اراکین کمیٹی، دوصوبوں کے عوام کا کلی طور پر اور دیگر کا جزوی طور پر اعتماد کھو بیٹھنے اور وہاں کی حکومتوں اور عوام کی طرف سے کمیٹی کے فیصلوں کی توہین کرنے پر احتجاجاً، باعزت طریقے سے مستعفی ہوجائیں۔ اس سے قبل کہ استعفٰی اور کمیٹی توڑنے کے مطالبے شدت اختیار کرنے لگیں۔ جب اراکین کمیٹی کی بات کوئی سنتا ہے نہ مانتا اور اراکین کو اس خدمتِ ریاست پر کوئی معاوضہ ملتا ہے نہ مراعات تو پھر اس کوئلوں کی دلالی کے کاروبار سے منسلک رہنے میں آخر کیا چارم ہے؟

رہا عنداللہ اجر کا معاملہ تو وہ خانقاہ و مصلی پر بیٹھنے اور اپنی اپنی درسگاہوں میں محنت و جانفشانی سے درس و تدریس کے کام میں اس سے کہیں زیادہ ہے۔

عمدہ لکھائی .... بہترین چھپائی
مسودہ دیجئے .... کتاب لیجئے
جمیل برادرز
ناظم آباد نمبر 2 کراچی